قطب الکونین

حضرت خواجہ سید محمد حسین شاہ قدس سرہٗ العزیز

المعروف حضرت ثالث

ولادت:

حضرت خواجہ سید محمد حسین شاہ قدس سرہٗ العزیز اپنے والد گرامی اور مرشد کامل قدوۃ السالکین حضرت خواجہ سید محمد امین شاہ قدس سرہ کے بڑے فرزند ارجمند اور صحیح معنوں میں جانشین تھے۔ آپ ۱۸۶۹ء کو آلومہار شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش پر آپ کے دادا حضرت شمس الہند قدس سرہ نے نہایت خوشی میں غرباء و مساکین میں صدقات و خیرات تقسیم فرمائی۔ بارگاہ الٰہی میں سربسجود ہو کر اظہار تشکر کیا۔

بچپن:

آپ بچپن میں ہی اعلیٰ کردار اور عام بچوں سے جداگانہ فطرت کے مالک تھے۔ ابتدائی چند سال اپنے عظیم المرتب دادا حضرت شمس الہند قدس سرہ کی آغوش محبت میں گزرے جن سے آپ کو بے پناہ محبت تھی بعض اوقات یوں بھی ہوتا کہ حضرت شمس الہند قدس سرہ سجدہ کی حالت میں ہوتے اور آپ ان کی پشت پر سوار ہو جاتے۔ آپ بچپن ہی سے بہت ذہین و فہیم تھے انوار و ولایت چہرہ انور سے ہویدہ تھے۔

ایام بچپن میں جب کبھی آپ اپنے والد گرامی کی گود میں بیٹھتے تو معصومیت کے انداز میں کہتے!

"ابا جان میں ڈپٹی بنوں گا"

آپ کے والد گرامی ان کے اس عارضی اور ناتمام دعویٰ پر مسکرا دیتے۔ لیکن آخر کار یہ دعویٰ پورا ہوا۔

تعلیم و تربیت:

آپ کے والد گرامی نے آپ کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ فرمائی۔ آستانہ عالیہ کے جلیل القدر علماء سے آپ نے قرآن و حدیث، عربی، فارسی، فقہ اور تفسیر کی تعلیم نہایت محنت سے حاصل کی نیز دنیاوی تعلیم بھی بقدر ضرورت حاصل کی۔ آپ نے رسوخ فی العلم کا مظاہرہ کیا۔ بعض دفعہ یوں بھی ہوتا کہ اگر کوئی مشکل مسئلہ علماء کے سامنے پیش ہوتا جسے وہ حل کرنے میں ناکام ہو جاتے تو آپ کی خدمت میں پیش کرتے تو آپ اپنی خداداد ذہانت سے مسئلہ کو حل فرما دیتے۔

خطبہ جمعہ:

آپ کے وعظ وتبلیغ کا دائرہ بہت وسیع تھا۔خطبہ جمعہ خود پورے اہتمام سے ادا فرماتے۔آپ کے وعظ میں دلائل کی قوت،مسائل کی وسعت اور جلال کی سطوت کا اثر نمایاں تھا بعض اوقات بڑے جلسوں اور محافل واعراس کی صدارت بھی فرماتے۔مرزائیت کے خلاف خوب جدوجہد فرمائی،آپ کے تبلیغی دوروں میں علماء کی ایک جماعت آپ کے ساتھ رہتی تھی۔آپ شاعری کا بھی شوق رکھتے تھے۔

مجسٹریٹ درجہ اول:

آپ کی خاندانی وجاہت اور اعلیٰ ذہانت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہوئے ضلع سیالکوٹ کے حاکم اعلیٰ نے فوجداری مقدمات کے فوری فیصلوں کے لئے مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارات آپ کو دینے کی خواہش ظاہر کی اس پیشکش کو سن کر آپ نے انتہائی غور وخوض کے بعد فرمایا: یہ فقیر اس خدمت کو انجام دے گا۔

آپ نے اپنے خرچ سے آلومہار شریف میں ایک عدالتی کمرہ اور کلرک کمرہ تیار کروایا اور ڈسکہ کی بجائے وہیں کچہری لگانے لگے۔انصاف فرمانے کا یہ طریقہ تھا کہ جب کوئی فوجداری مقدمہ آپ کے حضور پیش ہوتا تو انتہائی غور وخوض سے فریقین کی بات سنتے اور جو قصوروار ہوتا اس کی سرزنش فرماتے۔آپ ملزم قصور مان لیتا اور معافی کا طلب گار ہوتا تو آپ معاف فرمادیتے اور فریقین میں صلح کرادیتے۔لوگ آپ کے عدل وانصاف سے بہت خوش اور راضی تھے۔ہمیشہ فریقین میں تصفیہ فرماتے کبھی کسی کو قید یا جرمانہ کی سزا نہ دی۔آپ کا عدل وانصاف حضرت فاروق اعظم کی یاد تازہ کرتا ہے۔

ازدواجی زندگی کا آغاز:

انیسویں صدی کی آخری دہائی میں جب آپ کی عمر مبارک ۲۳ یا ۲۴ سال تھی آپ کا نکاح موضع نتھوکوٹ نزد مرید کے ضلع شیخوپورہ کے ایک معزز سادات گھرانے میں سید معروف شاہ صاحب کی صاحبزادی غلام فاطمہ سے ہوا جو کہ انتہائی سگھڑ اور سلیقہ مند خاتون تھیں۔

شجاعت و بہادری:

آپ مضبوط جسم کے مالک انتہائی شجاع اور دلیر تھے۔شہ سواری، پولو، نیزہ بازی اور وزن اٹھانے میں کمال مہارت حاصل تھی۔ایک مرتبہ آپ آلومہار شریف میں تشریف فرما تھے کہ آلومہار کے بڑے بڑے سکھوں نے آپ کی شجاعت و بہادری کو آزمانے کے لئے للکارا:

ہے کوئی بہادر جو اس کنویں کی ماہل بمعہ بھرے ہوئے کوزوں کے کھینچ کر باہر نکالے۔آپ نے سکھوں کی اس لاف زنی کو برداشت نہ کرتے ہوئے فرمایا! فقیر حاضر ہے اور ایک ہی ہاتھ سے (ماہل بمعہ کوزوں) دوفٹ اوپر کھینچ کر لے گئے۔اس وقت کنویں کا پانی اسی فٹ نیچے تھا اور تقریباً ڈیڑھ سو ماہل میں کوزہ چلتا اور بمعہ پانی تمام وزن تقریباً ۲۵ من کے قریب تھا اس سے آپ کی قوت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔حضرت خواجہ رکن الدین پاس کھڑے تھے فرمانے لگے او سکھو! تم صرف دونوں ہاتھوں سے ماہل کھینچ کر لاف زنی کرتے ہو آؤ ذرا زور آزمائی کریں کہ جس چیز پر بمعہ کوزے ماہل چلتی ہے اس کو اٹھاؤ اور نعرہ تکبیر بلند کر کے خواجہ صاحب نے کنویں کا سارا ساز وسامان اپنے دونوں ہاتھوں سے سینے تک اٹھا لیا اس عجیب منظر سے سکھ نوجوانوں کے ہوش اڑ گئے۔زندگی بھر دربار عالیہ آلومہار شریف میں دم مارنا تو درکنار جب بھی دیوان خانے کے قریب سے گزرتے تو تعظیماً گردنوں کو جھکا کر سلام کرتے اور ہاتھ جوڑ کر چلتے۔

سجادہ نشینی:

آپ اپنے والد گرامی قطب الاقطاب حضرت خواجہ سید محمد امین شاہ قدس سرہ کے وصال کے بعد آستانہ عالیہ آلومہار شریف کے بعد سجادہ نشین ہوئے، بوقت وصال آپ کے والد گرامی نے سینے سے لگا کر فرمایا!

''بیٹے باپ دادا کا فیض تیرے حوالے کر دیا دنیاوی عدالت چھوڑ کر مخلوق کی ہدایت کے لئے کمر بستہ ہو جاؤ''

حضرت ثانی قدس سرہ کے وصال کے چالیس دن بعد آستانہ عالیہ آلومہار شریف میں ایک عظیم الشان اجتماع ہوا۔جس میں مشائخ چورہ شریف، نتھیال شریف و دیگر سجادہ نشین حضرات نے شرکت کی، سٹیج پر اجل خلفاء وعلماء تشریف فرما تھے۔خلق کا بے پناہ ہجوم تھا، مشائخ چورہ شریف و نتھیال شریف نے آپ کی دستار بندی کی اور فرمایا:

''یہ صاحبزادہ صاحب ذی العزت بھی ہیں اور رئیس اعظم بھی، مجسمہ حسن و جمال بھی ہیں اور صاحب رعب وجلال بھی ہیں۔انشاء اللہ اپنے آباؤ اجداد کے فیوض و برکات کو ہمیشہ تقسیم فرماتے رہیں گے''

زیارت نبوی ﷺ:

حضرت سید محمد حسین شاہ قدس سرہ اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ!

میرے والد گرامی نے مجھے وصیت فرمائی کہ بیٹا اس عدالت وغیرہ کو چھوڑ کر اپنے آبائی طریقہ اور سنت نبوی ﷺ کے مطابق تبلیغ وہدایت کرنا مگر میں والد گرامی کے حکم پر عمل پیرا نہ ہوسکا۔ چند دنوں بعد آپ مجھے خواب میں ملے اور فرمانے لگے کہ محمد حسین تم نے ابھی تک میرے کہنے پر عمل نہیں کیا چلو تمہیں جناب رسول ﷺ کے حضور پیش کروں چنانچہ والد محترم مجھے حضور ﷺ کی خدمت عالیہ میں لے گئے۔ آپ ﷺ ایک اونچی جگہ پر ایک نہایت اعلیٰ تخت پر جلوہ فرما تھے۔ قبلہ والد محترم نے حضور ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا صاحبزادہ ہے آپ اس کو وصیت فرمائیں۔

صاحبزادہ صاحب سید محمد حسین شاہ فرمانے لگے حضور ﷺ کے سامنے میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور حضور ﷺ نے مجھے ہر طرح کی وصیت فرمائی اور آخر میں اپنے سینہ اطہر سے لگا کر رخصت فرمایا جب میں بیدار ہوا تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

اس کے بعد تہجد اور نماز فجر ادا کی اور سورج نکلنے پر کچہری کا جتنا عملہ تھا سب کو آلومہار شریف سے رخصت کر کے حکومت برطانیہ کو استعفیٰ دے دیا اور قبلہ والد محترم سید محمد امین شاہ کے تمام پرانے خدام و رعشاق کو جمع کیا اور گھوڑیاں وغیرہ اکٹھی کر کے اشاعت و تبلیغ دین اسلام کے لئے سفر کا پروگرام بنایا اور جب میری کچہری چھوڑنے کی خبر تمام یاران طریقت کو ملی تو ان کے دلوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی بعد میں آپ تادمِ حیات دین کی تبلیغ و اشاعت ہی فرماتے رہے۔

فیضان داتا گنج بخش:

ایک مرتبہ آپ نے گوشہ نشینی کا ارادہ فرمایا تاکہ خلق خدا سے کنارہ کشی اختیار کر کے خلوت میں ذکر وفکر سے اوقات کو مزین کیا جائے اور مزید باطنی کمالات حاصل کیے جاسکیں۔ آپ نے بھاٹی دروازہ لاہور میں رہائش اختیار کی اور چالیس دن تک متواتر پچھلی رات مزار شریف پر حاضری دیتے رہے اور ذکر ومراقبہ بھی فرماتے رہے بالآخر آپ فیض یاب و بامراد ہوکر چالیس دن بعد رخصت ہوئے۔ حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ کے مزار اقدس پر آپ کے علاوہ پاک وہند کے اکثر اولیاء ومشائخ حاضر ہوتے رہے اور فیض پاتے رہے۔

معمولات:

آپ فرائض ومعاملات میں سنتوں کا خوب التزام فرماتے یہاں تک کہ مستحبات کو بھی نہ چھوڑتے۔آپ کا معمول یہ تھا کہ بعد نماز عشاء حلقہ ذکر منعقد فرماتے جس میں قرآن خوانی اور مثنوی مولانا روم کا بھی درس ہوتا درود خضری کثرت سے پڑھتے، تہجد اور شب خیزی کا خاص خیال رکھتے، خلفاء وخدام کو خوب بیدار رکھتے۔روزانہ نماز فجر کے بعد تلاوت قرآن پاک، دلائل الخیرات مع حزب البحر، دعائے گنج العرش، درود تاج، مراقبہ اور ختمات خواجگان نقشبندیہ یہ آپ کا مستقل معمول تھا اور سفر وحضر میں ان معمولات کی پاسداری جاری رہی۔

ذکر اسم ذات، نفی اثبات، ذکر خفی بہ شکل پاس انفاس کی کثرت کا خصوصی التزام ہوتا۔آپ کی شبانہ روز کوششوں اور مخلصانہ کاوشوں کی برکتوں سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو پنجاب بھر میں خوب عزت ورونق نصیب ہوئی اور تقسیم فیوض وبرکات کا دائرہ وسیع ہوتا چلا گیا۔شفا بخشی آپ کی زبان کی خصوصیت تھی۔

خواجگان کے مزارا پر روزانہ اہتما سے حاضری دیتے اور دیر تک وہاں مراقب رہتے۔نقشبندی معمول کے مطابق ظاہری معنوں میں سفر در وطن آپ کا معمول تھا۔یہ سارا سفر گھوڑیوں پر طے ہوتا آپ کے پاس بڑی اعلیٰ نسل کی گھوڑیاں تھیں۔ایک گاؤں میں کئی دن قیام فرماتے۔جب تک گاؤں کے لوگ نمازی اور نیک نہ بن جاتے آگے سفر پر روانہ نہ ہوتے۔ہر طرف آپ کے فیض عام کا چرچا رہتا، خلق خدا دور دور سے آتی اور فیض یاب ہوتی۔

اولاد امجاد: آپ کے چار صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں۔

خلفاء:

☆...حضرت مولانا غلام رسول رحمتہ اللہ علیہ (موضع واہلیاں والی، ضلع سیالکوٹ)

☆...حضرت مولانا محمد دین رحمتہ اللہ علیہ (موضع بیگ پور، ضلع گوجرانوالہ)

☆...حضرت مولانا فضل دین رحمتہ اللہ علیہ (ساہیوال)

☆...حضرت مولانا نورالدین رحمتہ اللہ علیہ (گوجرہ)

☆...حضرت محمد رمضان رحمتہ اللہ علیہ (موضع رتہ مستریاں ضلع گوجرانوالہ)

☆...حضرت حاجی نظام دین رحمتہ اللہ علیہ (موضع بھدرو، ضلع فیصل آباد)

☆...حضرت پیر سید رحمت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ (پنج گرائیں تحصیل ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ)

☆...حضرت سید امیر حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ (میانی ضلع سرگودھا)

☆...حضرت حکیم قاضی محمد سعید رحمتہ اللہ علیہ (پیر کوٹ متصل گکھڑ منڈی گوجرانوالہ)

☆...حضرت میاں محمد بڈھا رحمتہ اللہ علیہ (دادوالی ضلع گوجرانوالہ)

وصال:

آپ ۱۱ جمادی الاول۱۳۵۱ھ بمطابق ۱۳ستمبر ۱۹۳۱ء بروز سوموار بوقت عشاء دنیا فانی سے جہاں باقی کی طرف رخصت ہوئے، روضہ عالیہ میں اپنے جدامجد اور والد گرامی کے ساتھ مغرب میں دفن ہوئے۔

تصرفات

نگاہ کیمیا اثر:

صوفی محمد علی نقشبندی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ:

جناب استاد محمد دین رنگساز (گوجرانوالہ) نے یہ واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ میرے دل میں جناب قبلہ سیدنا جناب پیر محمد حسین شاہ قدس سرہ کی زیارت کا بے پناہ شوق پیدا ہوا میں عشق ومحبت کی اس بے قراری میں دربار آلومہار شریف پہنچا تو خبر ملی کہ حضرت صاحب سیالکوٹ تشریف لے گئے ہیں۔ دل کو سخت صدمہ ہوا مگر ایک درویش نے خوشخبری سنائی کہ آپ مغرب سے پہلے تشریف لے آئیں گے یہ سن کر دل کو چین آیا اور وقت انتظار میں گزرنے لگا۔ جب عصر کا وقت ہوا تو حضرت صاحب تشریف لے آئے اس وقت آپ کی کیفیت یہ تھی کہ چہرہ انور پر زبر دست رعب وجلال نمودار تھا۔ آپ کے رعب وجلال کی وجہ سے مجھے دست بوسی بھول گئی اور گردن جھک گئی میرا وجود حالت وجد میں لرزنے لگا آپ بڑی گہری نظر سے میری طرف دیکھ رہے تھے مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ آہستہ آہستہ میرے بدن سے غلاظت کے پردے ہٹنے لگے اور سینہ منور ہونے لگا، پہلے سے موجود جلد بدن سے صاف ہوگئی اور نیچے سے بہترین خوبصورت اور روشن جلد پیدا ہوئی۔ چودھری محمد دین نور کوٹ والے قریب کھڑے تھے وہ نہ رہ سکے اور بول اٹھے کہ جناب شیخ کی شفقت اور نگاہ کیمیا نے نور محمد دین کو رنگ الٰہی میں رنگ دیا ہے اور استاد محمد دین زاروقطار رونے لگے۔

بقول علامہ محمد اقبال:

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

دعائے شیخ:

ایک مرتبہ حضرت سید محمد حسین شاہ قدس سرہ علاقہ سلہر میں تشریف لے گئے ۔ایک گاؤں جو ڈیک ندی کے بالکل کنارہ پر تھا وہاں کے کچھ لوگ آپ کے عقیدت مند تھے وہ آپ کو اپنے گاؤں میں لے گئے آپ نے لوگوں کو وعظ و تبلیغ کی جس سے لوگ بے حد متاثر ہو گئے اور ہاتھ باندھ کر عرض گزار ہوئے کہ جناب ہم لوگوں کا کھیتی باڑی پر ہی گزارا ہے مگر یہ ڈیک ندی ہماری سب زمین خراب کر رہی ہے اب قریب ہے کہ ہمارا گاؤں بھی اس کی زد میں آ جائے۔آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ ہمیں اس آفت سے محفوظ فرمائے کیونکہ ہمارا زمین کے سوا کوئی سہارا نہیں اگر یہ جاتی رہی تو ہم برباد ہو جائیں گے۔آپ فوراً حجرہ میں تشریف لے گئے اور بارگاہ ایزدی میں دعا کی کہ! اے مولا کریم یہ ڈیک یہاں سے دور ہو جائے اور ان غریبوں کا نقصان نہ ہو۔ دعا سے فارغ ہو کر باہر تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اب تو عرش عظیم تک کی زنجیریں ہل گئی ہیں آپ کی دعا کی برکت سے اسی سال وہ ندی گاؤں سے دور ہو گئی۔